ودربھ کے جدید اردو شعرائے کرام

Dr. Azhar Abrar Ahmad

معروف مصنف محمد اظہر حیات کی شخصیت ناگپور شہر کے ادبی حلقوں میں بڑی اہمیت کی حامل ہیں۔ آپ راشٹر سنت تکرو جی مہاراج ناگپور یونیورسٹی میں اردو بورڈ آف اسٹڈیز کے چیئر مین، اکیڈمک کونسل اور یونیورسٹی لائبریری کمیٹی کے رکن بھی رہ چکے ہیں۔ ۱۹۹۶ء تا ۲۰۰۰ء مہاراشٹر راجیہ اردو اکاڈمی ممبئی کے رکن بھی رہ چکے ہیں۔ موصوف ناگپور یونیورسٹی میں اردو کے رجسٹرڈ گائیڈ سپر وائزر بھی ہیں۔ احمد شوقی، ایک مطالعہ، حافظ ولایت اللہ، حیات وخدمات۔ لبیک، حج رپور تاژ، ترجمہ ناول آتش فشاں اور ہند توو کا مطلب مسلم منافرت نہیں وغیرہ کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔

(صفحہ نمبر ۸)

کتاب " ودربھ میں جدید اردو شاعری" : ایک مطالعہ پڑھنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر اظہر حیات نے ودربھ کے جدید شاعروں کی ایک پوری جماعت کو اس مجموعہ میں شامل کر لیا ہے۔ اور بطور پہلے شاعر شاید کبیر کے کلام کا انتخاب کیا ہے۔

شاہد کبیر: یقیناً شاید کبیر جدید اردو غزل کا ایک ایسا نام ہے کہ جس بغیر ودربھ کی شاعری کی تاریخ نامکمل سمجھی جائے گی۔ اگر آپ کی غزلوں کی بات کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ انتہائی تجر کار، جہاں دیدہ اور ماہر نفسیات شاعر اپنے تجربوں کو ہمارے سامنے پیش کر رہا ہے۔ تمام اشعار اپنے آپ میں مکمل معنی ومفہوم کی پوری کائنات سجائے ہوئے ہیں جیسا کہ یہ شعر (صفحہ نمبر ۱۹)

سمجھے ہوئے لوگوں کو بھی ہر بار سمجھنا   مشکل ہے بہت شہر کا معیار سمجھانا

اس شعر کو پڑھنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ انسانوں کو سمجھنا ان کے مزاجوں کو جانچنا کس قدر مشکل کام ہے اور جب بھی اپنے پہچان والے انسان سے ملاقات ہوتی ہے تو ہر بار اس کی شخصیت میں کوئی نہ کوئی بات نئی معلوم ہوتی ہے۔ اور اسے جاننا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔

(غزل ا صفحہ نمبر ۲۰)

وہ ناتجربہ کار لوگوں سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں

نیند سے آنکھ کھلی ہے ابھی دیکھا کیا ہے   دیکھ لینا ابھی کچھ دیر میں دنیا کیا ہے (صفحہ نمبر ۲۰)

یہ شعر ان لوگوں کے لیے شاعر نے کہا ہے جو اپنے آپ کو ہشیار سمجھتے ہیں کیونکہ کہ وہ دنیا کو بیوقوف بنانا چاہتے ہیں جو کہ اتنا آسان بھی نہیں ہے۔ ہر انسان اپنے آپ میں ایک پہیلی ہوتا ہے۔

شاہد کبیر کا کلام اس بات کا غماز ہے کہ اس میں عصری تقاضے ذات کا کرب انسان کی داخلی کیفیات یہ تمام عناصر پوری طرح گھلے ملے نظر آتے ہیں جیسا کہ یہ شعر

حقیقتوں کا سبھی کو پتا نہیں ہوتا   کوئی کسی سے بچھڑ کے جدا نہیں ہوتا (غزل ۴ صفحہ ۲۱)

مدحت الاختر: ودربھ میں جدید شاعری میں جو ایک نام بہت زیادہ جانا جاتا ہے وہ مدحت الاختر کا ہے۔ ودربھ میں آپ کو ان مثلث شعرا کی ایک اہم کڑی کہا گیا ہے جن میں عبد الرحیم نشتر اور شاہد کبیر شامل ہیں۔ جب غزلوں کا اولین مجموعہ "چاروں اور" ۱۹۶۸ء میں شائع ہوا تو اس نے ادبی حلقوں میں بہت مقبولیت حاصل کی۔ (صفحہ نمبر ۲۲)

اس کے ساتھ مدحت الاختر کے مجموعہ 'منافقوں میں روز وشب' ۱۹۸۰ءاور میری گفتگو تجھ سے ۲۰۰۴ءمیں آئے جس کے بعد سارے ہندوپاک میں آپ ایک اہم شاعر بن کر ابھرے۔ مدحت الاختر کا کلام عصری آگہی اور انسانی نفسیات کی باریکیوں کو سمجھنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ جیسے یہ شعر

دنیاوی معاملات کو بخوبی ڈھنگ سے پیش کرتا ہے۔(صفحہ نمبر ۲۲،۳۲)

جھلکتا ہے تری ہر بات سے سچ　　　ترا لہجہ ابھی کچا بہت ہے

کوئی ہنس کر ملے دو بات کر لے　　　ہمارے دور میں اتنا بہت ہے

روز مرہ کے معاملات کو کتنی خوبی سے پیش کرتے ہیں۔

صبح میں سو کر اٹھا کھایا پیا کل کی طرح　　　زندگی پیاری تھی مجھ کو جی لیا کل کی طرح

جو ملا ہنس کر ملے اس سے خدا حافظ کہا　　　آج بھی جاری رہی مشق ریا کل کی طرح

مدحت الاختر کی شاعری میں ہمیں عصر حاضر کے انسانی معاملات اور انسانی دکھ درد کی کیفیت کا برملا اظہار ملتا ہے۔ شاعر انسانوں کے مزاج، ان کی شرافت ان میں موجود عادات واطوار اور ان باتوں کا علم بخوبی رکھتے ہیں کہ آپ کے اشعار میں انسانوں کی پوری شخصیت کا آئینہ نظر آتا ہے۔

عبدالرحیم نشتر: جدید اردو شاعری کا تیسرا اہم شاعر عبدالرحیم نشتر ہے۔ جو جدید لب وہ لہجے میں اچھی شاعری کرتے ہیں۔ آپ نے 'ارتکاز' نام سے ہندوپاک کے منتخب ۳۸ جدید شاعروں کی غزلوں کا ایک انتخاب ۱۹۷۱ء میں شائع کیا جو بے حد مقبول ہوا۔(صفحہ نمبر ۲۵)

اگر آپ کی غزلوں کی بات کی جائے تو آپ کا انداز میں بے ساختگی اور احتجاجی پہلو نظر آتا ہے۔

ہزار بچ کے نکلتے کہاں ٹھکانا تھا　　　ہمیں لہو کے سمندر میں ڈوب جانا تھا

مجھ سے کہتے ہیں کہ میں ظلم سہوں کچھ نہ کہوں حرف حق صرف کتابوں میں پڑھوں کچھ نہ کہوں

(صفحہ نمبر ۲۶،۲۷)

عبدالرحیم نشتر کی شاعری پڑھنے کے بعد وہ انسان سامنے آتا ہے جو زمانے کی ٹھوکریں کھا کھا کر اپنی کم نصیبی پر افسوس کرتا ہے۔ اور جس کی راہ میں ہر طرف مشکل ہی مشکل نظر آتی ہے۔ شاعر ایک ایسے انسان کی تصویر کھینچتا ہے جو ظلم وجبر کے خلاف کھڑا ہو جاتا ہے۔ وہ انصاف وحق کا پاسبان بن جاتا ہے۔

سید صفدر: ودربھ میں جدید اردو شاعری کی ایک اہم شخصیت سید صفدر ہیں۔ آپ کی شاعری منفرد انداز میں ہے استعارے، تلمیحات، اور تراکیب میں جدید رنگ و آہنگ نظر آتا ہے۔(صفحہ نمبر ۲۸،۲۹)

جیسے یہ اشعار

میرے موتی ہے خذف خاک ہے میرا سونا میری تحریر کو آیا نہ قصیدہ ہونا

بارود کی نالیں نہ جہازوں کی صدائیں　　　سوچوں کی کمانوں پہ چڑھے تیر ڈرائیں

صفدر کی شاعری کا مطالعہ کرنے کے بعد اس بات کا شدت سے احساس ہوتا ہے کہ انسانی رشتوں میں آیا ہوا خلا انھیں اندر تک جلا کر رکھ دیتا ہے۔ اور وہ انسانوں میں محبت کے متلاشی نظر آتے ہیں۔

آج خموشیاں بھی بانٹ لینا محلا　　　تیز تر ہے محبتوں کا زوال
پرنہ پھیلائیں نور کے پتلے　　　آنچ دیتا ہے آدمی کا جلال (صفحہ نمبر ۲۹)

آج انسان اس مقام پر پہنچ چکا ہے کہ وہ اپنی انا کا غلام بن گیا ہے اور اسے اپنے علاوہ کچھ اور سوجھ ہی نہیں پاتا محبت ختم ہوتی جا رہی ہے اور انسانوں کی آنکھوں پر غفلت کا پردہ چڑھا ہوا ہے۔

س۔یونس: س۔یونس ناگپور میں جدید شاعری کا ایک اہم نام ہے۔ آپ کی ادب پر گہری نظر تھی۔ آپ کی شاعری میں روایت اور جدیت کا حسین امتزاج نظر آتا ہے اور آپ انگریزی ادب سے واقفیت رکھتے تھے۔　　(صفحہ نمبر ۳۱)

آپ آدمی کی فطرت سے واقف تھے اس لیے زندگی میں پیش آنے والے مسائل کو بخوبی جانتے تھے۔

تجربہ رہنما نہیں ہوتا　　　جو ہوا بار ہا نہیں ہوتا
وقت وعدوں کا سخت دشمن ہے　　　آدمی بے وفا نہیں ہوتا

حالات حاضرہ پر آپ کی گہری نظر ہے۔ اور سمجھوتا کرنا وقت کا تقاضا ہے۔ انسان انسان کو دھوکہ دیتا ہے اس لیے شاعر بے حد اداس ہو جاتا ہے۔ وہ اپنی قسمت پر راضی ہو کر اپنے آپ میں جینے کا حوصلہ پیدا کرتا ہے۔ (صفحہ نمبر ۳۲)

دھوپ قسمت ہے تو دھوپ کا خوگر ہونا　　　کیا ضروری ہے سدا سایہ کا سر پر ہونا
کیوں نہ ہم لمحہ موجود میں ہنس کر جی لیں　　　جب کہ ممکن نہیں حالات کا بہتر ہونا

ان اشعار کو پڑھنے کے بعد معلوم ہوتا ہے اگر انسان اپنی قسمت پر راضی ہو جائے تو تمام مشکلات بھی ختم ہو جائے اور انسان کی آرام پسندی اسے تکلیف میں ڈال دیتی ہے وہ کاہل اور سست رفتار بن جاتا ہے۔ جب انسان اپنی اصلیت سے باخبر ہو جاتا ہے اور اسے اس بات کا علم ہوتا ہے کہ حالات اس کے حق میں نہیں ہیں تو وہ اپنے آپ کو ان میں ڈھال لیتا ہے پھر اس کے لیے مشکل مشکل نہیں رہتی ہے اور وہ خوشی خوشی ہر تکلیف کو قبول کر لیتا ہے۔

اگر ہم ودربھ میں شاعری کی بات کریں تو ہمیں اس بات کا علم ہوتا ہے کہ جب جدیدیت زوروں پر تھی اس وقت ودربھ کے شعرا بھی اپنے کلام سے اردو شاعری میں ایسے ایسے اشعار کہہ رہے تھے کہ سارا ہندوستان انھیں سن رہا تھا وہ اپنے کلام سے زندگی میں درپیش مسائل ان کا حل اور حالات سے پریشان ہو کر ایک عام آدمی کیا کیا قدم اٹھاتا ہے کیسے ان مشکلات سے لڑتا ہے اور اپنے ضمیر کی آواز سن کر اس میں کیا تبدیلی رونما ہوتی ہے ان تمام باتوں کا ذکر ودربھ کے شعرا نے اپنے کلام میں بخوبی انداز میں کیا۔ جن میں شریف احمد شریف، محبوب راہی، ظفر کلیم، بدر جمیل، منظور ندیم بالاپوری، طارق اختر انصاری، ضیا انصاری، زرینہ ثانی، شارق جمال، غنی اعجاز، اقبال اشہر قریشی، غلام رسول اشرف، عاجز ہنگ گھاٹی، خضر ناگپوری، غیور جعفری، شکیب غوثی، خلش قادری، ظہیر عالم، حفیظ مومن، فداء المصطفیٰ فدوی، منصور اعجاز، عارج میر، زینب اللہ جاوید، رشید الظفر، فصیح اللہ نقیب، محفوظ اثر، کلیم ضیا، خواجہ ربانی، ضمیر ساجد، یحییٰ جمیل وغیرہ شعرائے کرام شامل ہیں۔ شعرا کی یہ پوری انجمن اردو ادب میں جدید شاعری کو پروان چڑھانے میں لگی رہیں۔ اور دنیائے شاعری کو ایک سے بڑھ کر ایک شعر پیش کیے۔

خضر حیات ناگپوری نے اس کتاب کا پیش لفظ لکھا ہے۔ آپ رقم طراز ہیں " جدیدیت یا جدید ادب ترقی پسند ادب کی طرح کسی تحریک کا نام نہیں ہے۔ ہم اسے ایک میلان یا رجحان سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ جدید ادب در حقیقت اپنے پیش روؤں سے انحراف کا ادب ہے۔ قدیم ادبی روایات کی جکڑ بندیوں سے انحراف کرتے ہوئے اور رائج سماجی، مذہبی، سیاسی حد بندیوں کو ٹھکراتے ہوئے جدید ادب کے قلمکاروں نے اپنی ذات کو ادب کا محور بنایا۔ بقول مجنوں گورکھپوری: " جدت اٹھا ہوا قدم ہے اور جو شخص یا گروہ اس پیش قدمی کی مخالفت کرتا ہے وہ یا تو یہ چاہتا ہے کہ ہم

UPA NATIONAL E-JOURNAL
Interdisciplinary Peer-Reviewed IndexedJournal
Volume -8 : Issue-1 (February-2022)
IMPACT FACTOR 5.473(SJIF)
ISSN 2455-4375

ایک مقام پر قدم جمائے کھڑے رہیں یا الٹے پاؤں چھوڑی ہوئی منزلوں کی طرف واپس چلے جائیں۔ یہ دونوں میلانات زندگی کی تخلیقی اور ارتقائی فطرت کے خلاف ہیں۔"

یہاں ودربھ کے دیگر جدید شعراے کرام کے منتخب اشعار دیے گئے ہیں۔

اشعار		شاعر کا نام	صفحہ نمبر
کس لیے گردش حالات کا رونا ہے میاں	وہ تو ہو کر ہی رہے گا جو ہونا ہے میاں	شریف احمد شریف	۳۵
عدو کے پیروں میں کانٹے نکالنے والے	کہاں گئے نیکیاں دریا میں ڈالنے والے	محبوب راہی	۳۸
چل پڑے تو پھر اپنی دھن میں بے خبر برسوں	لوٹ کر نہیں دیکھا ہم نے اپنا گھر برسو	ظفر کلیم	۴۰
پہلے تو کبھی وقت یہ ہم پر نہیں آیا	ہم چلتے رہے چلتے رہے گھر نہیں آیا	بدر جمیل	۴۴
ایک پتھر کی بھی تقدیر سنور سکتی ہے	شرط یہ ہے کہ سلیقے سے تراشا جائے	منظور ندیم بالاپوری	۴۶
ہر تقاضا جو زندگی کا ہے	پورا ہوتا کسی کسی کا ہے	طارق اختر انصاری	۵۰
وہی اک پیڑ سب کا آسرا ہے	جو جلتی دھوپ میں تنہا کھڑا ہے	ضیا انصاری	۵۲
وہ جس طرف بھی مخاطب دکھائی دیتا ہے	تمام شہر اسی جانب دکھائی دیتا ہے	شارق جمال	۵۸
تشنہ لب ہوں اداس بیٹھا ہوں	میں سمندر کے پاس بیٹھا ہوں	غنی اعجاز	۶۲
ستایا آج مناسب جگہ پہ بارش نے	اسی بہانے ٹھہر جائیں، اس کا گھر ہے یہاں	اقبال اشہر	۶۵
دلوں میں رنجشیں ہیں	یہ کس کی سازشیں ہیں	غلام رسول اشرف	۶۸
دل کسی سے نہیں ملا اس کا	ہاتھ سب سے ملا رہا تھا وہ	عاجز ہنگن گھاٹی	۷۱
کوئی ایک پل میں غائب ہو چکا ہے	کسی کو دیر تک سوچا گیا ہے	غیور جعفری	۷۴
بند کمرے کے باہر بھی ہے زندگی	کھڑکیاں کھول کر دیکھنا چاہیے	شکیب غوثی	۷۶
کون سا چہرہ مرے کام یہاں آئے گا	منتخب کر لوں تو اک چہرہ لگا کر دیکھوں	خلش قادری	۸۰
گھر سے نکلو تو پتا جیب میں رکھ کر نکلو	حادثہ چہرے کی پہچان مٹا دیتا ہے	ظہیر عالم	۸۲
سوائے اپنے ہمیں کچھ نظر نہیں آتا	ہماری آنکھ میں سورج سمو گیا کوئی	حفیظ مومن	۸۶
رات اندھیری شہر کی گلیوں میں سناٹا ہو گا	کیا گھر کی دہلیز پہ اب تک روشن کوئی دیا ہو گا	فداءالمصطفیٰ	۸۸
زندگی تو بھی تو مجھ سے کبھی کھل کر نہ ملی	اجنبی تیرے لیے میں بھی رہا ہوں جیسے	منصور اعجاز	۹۲
دھوپ کمرے میں یوں نہ آئیگی	اٹھ کے دروازہ کھولنا ہوگا	عارج میر	۹۴
زندگی کا سب مزا جاتا رہا	مسئلے جتنے تھے سب حل ہو گئے	زینت اللہ جاوید	۹۸
مل کر میں اس سے آئینہ خانے میں جب گیا	حیرت سے تک رہا تھا ہر اک آئینہ مجھے	رشید الظفر	۱۰۱
جونہی لب کھولتا ہے وہ تو جادو باندھتا ہے	حسین الفاظ کے پیروں میں گھنگھرو باندھتا ہے	فصیح اللہ	۱۰۵
ابھی کمی ہے بہت تجھ میں دیکھ ایسا کر	کسی بزرگ کے سائے میں روز بیٹھا کر	محفوظ اثر	۱۰۷
خزاں میں پیڑ پہ پتے ذرا نہیں ٹکتے	بہار آتے ہی رشتے نبھانے لگتے ہیں	کلیم ضیا	۱۱۰

وہ اس طرح بھی مجھے آزمانے لگتا ہے	مزاج پوچھتا ہے مسکرانے لگتا ہے	خواجہ ربانی	۱۱۴
لمحے کی حقیقت کو جو سمجھے وہ سیانا	ناداں ہے اگر وقت کو بیکار کرے گا	ضمیر ساجد	۱۱۶
تیرا چہرہ دیکھنا چاہیں	تاریکی میں اندھی آنکھیں	محمد یحیٰ جمیل	۱۱۹

حوالاجات:

1 - ودربھ میں جدید اردو شاعری: ایک مطالعہ (غزلوں کا انتخاب) ڈاکٹر محمد اظہر حیات
2 - چاروں اور مرتبین شاہد کبیر، مدحت الاختر
3 - اعراف عبدالرحیم نشتر
4 -شاعری اور شیوئہ پیغمبری سید صفدر
5 - ودربھ میں اردو شاعری ایم۔آئی۔ساجد
6 - میری گفتگو تجھ سے مدحت الاختر
7 - انکشاف س۔یونس
8 - پھول کا سایہ حفیظ مومن
9 - چاندنی تخیل کی محبوب راہی

Dr. Azhar Abrar Ahmad

Department of Urdu

Seth Kesarimal Porwal College of Arts

Science & Commerce Kampteee &

mobile No:9970284175

email:azhar_abrar@rediffmail.com